جلد ۶ | بمبئی ۔ دوشنبہ ۹ محرم الحرام ۱۳۱۹ ہجری مطابق ۲۹ اپریل سنہ ۱۹۰۱ع | نمبر ۱۵

مقدمۃ الجیش

خاصا جواب دیا

معاہدہ منچوریا کے متعلق دول یوروپ نے چین پر بہت کچھ دباؤ ڈال رکھا ہے کہ خبردار تم ہرگز روسکی اڑنگے میں پھنس جانا۔ اور زنہار زنہار عہدنامہ پر دستخط نہ کر دینا۔ اس کے بعد بعضوں نے پوچھا کہ اچھا وہ شرطیں تو بتاؤ کہ روس سے کس طور پر معاملہ ہوا ہے۔ وزیر چین لی ہنگ چنگ نے جل بھن کے جواب دیا کہ کمزوروں ہی پر سبکا بس چلتا ہے۔ اگر تم میں کچھ طاقت ہے۔ تو آگے بڑھ کے روس ہی سے کیوں نہیں پوچھ لیتے۔ اور منچوریا پر قبضہ کر لینے سے اوسے کیوں نہیں روک دیتے۔ وقت پڑے پر ہتھیلی کا سہارا لگانے کے وعدوں سے اُبھار کر بیچارے چین کی کیوں مٹی خراب کراتے ہو۔

اب کہاں جاتے ہیں

سیلون میں جو بوئر قیدی رکھے گئے تھے اونمیں سے کئی تو علی الاعلان سمندر میں کود کر بھاگ گئے۔ اور کئی سُرنگوں کے ذریعہ سے نکل گئے۔ ہر ہفتہ کی گنتی میں ایک آدھ عدد کم ہوتا رہتا تھا۔ پہلے تو نگہبانوں کو بڑا تعجب ہوتا تھا کہ خدا جانے زمین کھا جاتی ہے یا آسمان اپنی طرف کھینچ لیتا ہے۔ مگر جب سُرنگیں دیکھیں تو وہ تعجب دور ہوا۔ آخر اون کو قابو میں رکھنے کی یہہ تجویز نکلی کہ ہندوستان کے کسی حصہ میں رکھا جائے تاکہ یہاں سے قدم ہی نہ اوٹھا سکیں۔ چنانچہ ۲۲ اپریل کو ایک جہاز بوئر قیدیوں سے لدا ہوا بمبئی آیا تعداد بالعموم ۵۱۲ بیان کیجاتی ہے یہاں انکی خاطر مدارات معقول طور سے کیگئی قہوہ کافی کھلایا گیا۔ فرسٹ کلاس گاڑیوں میں بٹھایا گیا اور اُسی تاریخ میں احمد نگر بھیجدئے گئے۔ دوسرا جہاز اور آنیوالا ہے۔

دیسی رئیسوں میں حمیت نہیں

افسوس کی بات ہے کہ زار روس جیسے دشمن سلطنت عثمانیہ کے زیر سایہ بسیرا لینے والے رئیس تو چندہ حجاز ریلوے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اور بڑی بڑی رقمیں بھیج رہے ہیں اور یہہ ہندوستانی رئیس برٹش گورنمنٹ خیرخواہ سلطنت عثمانیہ کے زیر سایہ ہوکر اسطرف متوجہ نہیں ہوتے۔ گذشتہ مہینے میں شاہ بخارا نے جیب خاص سے ایک لاکھ اور رعایا کیطرف سے ایک لاکھ پچیس ہزار روپے باب عالی میں روسی سفیر کی معرفت بھیجدیا۔ کیا ہندوستانی رئیسوں کو یہہ توفیق ہوگی کہ وہ برٹش سفیر متعینہ قسطنطنیہ کی معرفت دس بارہ لاکھ کی متعدد رقم بھیجکر برٹش گورنمنٹ اور سلطنت عثمانیہ کی خصوصیت کو بڑھائیں اور خود بھی اجر عظیم کے مستحق بنیں۔ ہندوستان کے بڑے بڑے رئیسوں کی نزدیک یہہ کوئی بڑی بات نہیں اگر صرف ایک مہینے کیلئے وہ گھوڑ دوڑ موقوف کرکے انکی تربیت کی رقم ادھر کو بہا دیں تو بہت کچھ ہو جائے

ترکی خزانہ مالامال ہو

جس زمانہ مین کہ گورنمنٹ انگلستان نے بہت سی ضروریات کی کروڑ ہا روپیے کے قرض کی خواہش بہ مقابلہ سلطان ملک پر ظاہر کی تھی اوسی زمانہ مین بعض انگریزی اخبارات نے سلطنت عثمانیہ کو بہی مفلوک الحالی کے اوڑنگہ مین لے لیا۔ اور بہت فوجی ضرورتین ثابت کرکے اوس قسم کے مضامین شایع کرنے شروع کئے کہ سلطنت عثمانیہ کو کئی کروڑ روپیہ کی سخت ضرورت ہے اور وہ بغیر قرض لئے ان ضرورتون کو پورا نہین کرسکتی بلکہ بڑی تونند جوانی کر پائے کے تہوار پر جنگی زندگی ہے۔ اور وہ ہر وقت تو مذ شریف اسی امید مین سہلاتے رہتے ہین کہ کوئی اسامی پھنسے۔ اون کو یہ مدت بعد بہت معلوم ہوا۔ چنانچہ بڑے بڑے یورپین مہاجنون نے اعلحضرت کی خدمت مین درخواستین بھیجنی شروع کردین کہ ہم نہایت کم سود پر آپکو روپیہ دینے کیلئے تیار ہین جتنا دل چاہے لیجیے اور جب چاہے دیجیے۔ اعلیحضرت سلطان المعظم نے اون کا شکریہ ادا کرنے کے بعد یہ لکھا کہ خدا کے فضل سے ترکی حکومت ہر طرح مستغنی ہے۔ اسکو کسی سے قرض لینے کی ضرورت نہین۔

سلطنت عثمانیہ کے مخالف اور بدخواہ اخبارات کو جب یہ بات معلوم ہوئی ہوگی تو وہ بہت ہی جلے ہون گے اور اونہین یقین ہوگیا ہوگا کہ ترکی حکومت ایک ایسے طرح بہا لیجانے والی نہین۔ خدا کی عنایت سے اب عثمانی حکومت کے ہر محکمہ کی اصلاح ہوگئی ہے اور کم خرچ ملکی فوجی عام نگرانی رہتی ہے اور آمدنی بھی اسامی پیشتر کی ڈیڑھ حصہ زیادہ ہوگئی ہے اس عرصہ مین کئی دفعہ تو فتوحات غیبی حاصل ہوگئی یعنی کئی مقام پر پوشیدہ خزانے دستیاب ہوئے آمدنی بڑھنے کی وجہ یہ ہے کہ فوجی قوت بڑہانے کیلئے ترکی سلطان کا لاکھوں روپیہ سالانہ خرچ ہورہا ہے۔

سڈیشن زور پکڑ گیا

بمبئی اخبار چیون کو اب اوس ہی چوکنا ہونا چاہیے کی خبر سنائی جاتی ہے کیونکہ سڈیشن طاعون کی طرح زور پکڑ گیا۔ جیسا کہ موذی طاعون گریب کالے کو نہین دیکھتا ایسے ہی قانون سڈیشن بہی کسی اودوا ہی کو کچہ نہین سمجھتا۔ کوئی ذرا اوٹ پٹانگ مضمون لکھ دے پھر دیکھیے تماشا۔ جیسا کہ طاعونی مریض کو سگریگیشن کیمپ مین جانا ضروری ہے ایسے ہی ایڈیٹر کو بھی جیل خانہ مین جانا لازمی ہوجاتا ہے۔ ایڈیٹر خواہ کسی حیثیت کا ہو سڈیشن کے اڑنگہ مین پھنسکر اوسکا بچنا محال ہے۔ لوگ تو مسٹر تلک ہی کو روتے تھے کہ ایسے معزز شخص کا بہی گورنمنٹ نے لحاظ نہ کیا۔ جب خود ہی کوئی اسکا لحاظ نہ کرے تو یہ کیون کسیکا لحاظ کرنے لگی۔ ہر شخص کی وقعت پر اوسی وقت تک سمجہتی ہے کہ جبتک وہ اس کے قوانین کو خدائی احکام سمجھکے علیحدہ رہتا ہے۔ ذرا بھی قدم ڈگمگایا۔ اور حسب دستور ہوا۔ اس سے زیادہ اور کیا سڈیشن کا زور ہوگا کہ ایک پارلیمنٹ کا ممبر بہی اسکے اڑنگہ مین پھنس گیا۔ ولایت مین اوسکا ایک اخبار سیگو چیمپئن نامی نکلتا تھا ممبری کے زور پر ایسا مضمون شایع کردیا جو سراسر گورنمنٹ کے خلاف تھا۔ لفظ لفظ سے بغاوت ٹپکتی تھی۔ اخبار شایع ہوتے ہی ایڈیٹر صاحب دھر لئے گئے کئی مہینے مقدمہ لڑا۔ بہت سے ہاتہ پیر نکالے مگر گورنمنٹ کے زوردار قانون کے آگے کسکی چل سکتی ہے کوئی ہزار پہلو بدلے تو کیا ہوتا ہے۔ یہ جس کو روٹ جانچے بے سبب عرض یہ اتنی تاثیر تھی کو ہا کیلئے جیلخانہ مین اب الیا پڑا۔ اس پر انکو بہاری غرض تو بہت کچہ ہے مین جو زور ہی دور کی ہو اگر وہ تحو گئے تو بہی یہ بچی تو سب اپنا اپنا منہ لیکر رہ جاتے تھے۔

گھر کی شریعت

انگریزی آزادی کے قربان۔ اب تو انجیل پر بھی کھلم کھلا ہاتھ صاف ہونے لگا۔ من مانے قواعد گھڑے جانے لگے۔ حال کا ذکر ہے کہ ازدواج کا ایک نیا قانون پاس ہوا۔ عیسائی اصول کے بموجب مری ہوئی بیوی کی بہن سے نکاح ناجائز تھا مگر اب پارلیمنٹ کے ممبرون نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے خلاف یورش کرکے اس مسئلہ کو منسوخ کردیا۔ چنانچہ ۲۰ اپریل کو اسکی بابت بحث کی گئی۔ کہ متوفیہ بیوی کی بہن سے نکاح کرلینے مین قباحت ہی کیا ہے۔ جب یہ مسئلہ مسلم ہے کہ اول خویش بعدہٗ درویش۔ تو کیا وجہ ہے کہ بیوی کی بہن کو چھوڑ کے اور کسیکی بہن سے شادی کیجائے چونکہ یہ شرعی مسئلہ تھا۔ جو ممبر حضرت مسیح علیہ السلام کے سچے معتقد تھے وہ اولڈ فیشن ہی رہے۔ اور جو آزادی کے بندے تھے اونہون نے صاف صاف کہہ دیا کہ انجیل مین یہ مسئلہ نہین تو کیا ہوا ضرورت اس مسئلہ کے جواز پر مجبور کررہی ہے + مخالفون کی تعداد ۱۲۲ نکلی اور موافقون کی ۲۷۹۔ اسلئے وہ قانون پاس کردیا گیا۔

معلوم نہین کہ حضرات پارلیمنٹ کو کیا ضرورت آپڑی تھی جو شرعی مسئلہ مین ردو بدل کردیا۔ معلوم ہوتا ہے کہ کسی ممبر صاحب کو ہی یہ ضرورت آپڑی ہوگی۔ بیوی کی بہن یا تو خوبصورت ہوگی یا مالدار بہت ہوگی اوسکو اڑنگہ مین پھانسنے کے لئے اس مسئلہ پر بحث کی گئی۔ اور حسب مراد ترمیم کرلی گئی۔ اگر ایسے ہی حسب ضرورت انجیل شریف مین ترمیمین ہوا کرینگی تو عجب نہین جو رفتہ رفتہ تمام مسائل بلکہ انجیل ہی تقریبات منجملہ بن جائیگی اگر مین ممبران جان کہان ہوین عیسیٰ تمام خدا پرستشدہ

پھر پھریری لی

ہم تو سمجھے تھے کہ ہماری بہادر فوج نے ڈچونکو اب بالکل ہی سُلا دیا۔ مگر اب معلوم ہوا کہ سُلایا تو ہے۔ لیکن ایسا نہیں سُلایا کہ اونکا انتظام غفلت میں ہو گیا ہو۔ اور وہ دین و دنیا سے غافل ہوگئے ہوں وہ سوتے سوتے چونک بھی پڑتے ہیں۔ اور اونکی چونک ایسی غضب کی ہوتی ہے کہ دوسروں کو بھی ایک مدت کے لئے چونکا دیتی ہے۔ چنانچہ حال کا واقعہ ہے کہ ڈچون نے ایک پوری ٹرین پر قبضہ کر لیا جس میں مویشی اور چارہ بھرا ہوا تھا اور اسکو باپ کا مال سمجھ کے لے اوڑے۔ خدا ان کمبختوں سے سمجھے کس طرح باز ہی نہیں آتے۔ ہماری فوج نے ہزاروں کو لقمۂ بندوق بنا دیا۔ اور ہزاروں قید کر لئے۔ مگر جس قدر یہ زک اوٹھاتے ہیں اسیقدر بیباک ہوتے جاتے ہیں۔ پہلے ہمارا یہ خیال بالکل مستحکم ہو گیا تھا کہ ہماری بہادر فوج نے کل ڈچون کی ہڈیاں پسلیاں توڑ دی ہیں اور جو اس کے ہتھے نہیں چڑھے ہیں۔ وہ جان بچائے بچائے پھرتے ہیں۔ مگر اس خبر سے تو ہمارے استحکام میں کسیقدر جنبش پیدا ہو گئی۔ گو کہ وہ حرکت معمولی ہے یعنے ایسی نہیں جیسی کہ صدمۂ بجلی سے جنبش ہوتی ہے۔ مگر ہاں اتنی بات ضرور ہے کہ اس خبر کے سننے سے تھوڑی دیر کے لئے لمبے چوڑے سانس بھرنے پڑ جاتے ہیں۔ مگر ہمیں کچھ ایسا فکر نہیں اور نہ ہونا چاہئے کیونکہ ہماری فوج آخر بہادر ہے دل بہادر ہے کبھی کبھی تو کے بھاگوں چھینکا ٹوٹ پڑتا ہے اس سے جہاں ... کیا ہو جاتا ہے چار و ناچار کا ہے ہماری فوج۔ جسے زیادہ دلچسپی ہو اور یہ تو شیش ہے کہ ہم کو ان بڑا ابھی کی دات بڑی ہیں۔

آہن بہ آہن نرم شود

اب ہمیں ذرا بھی شک نہیں رہا کہ ڈچون کی قلیا تمام ہو جائیگی۔ ہماری گورنمنٹ نے ایسی ترکیب نکالی ہے کہ جس سے ڈچون کی نانی مر گئی ہے تو عجب نہیں۔ مثل مشہور ہے کہ جبتک جیسے کو تیسا نہیں ملتا اوسکی رگ نہیں دبتی۔ فوج از سر تا پا معقول اور از پا تا سر شائستہ۔ اور ہماری فوج ٹھہری ہمہ تن شائستہ بلکہ تہذیب کی بندی۔ دونوں کا میل کھائے تو کیونکر۔ یہ لڑتی ہے تو آگا پیچھا سوچکے اور وہ حملہ کرتے ہیں تو بے سوچے سمجھے کیساتھ بقول شخصے نہ رگ دیکھیں نہ پٹھا وار کر دیتے ہیں مطلب ہماری بہادر فوج تہذیب شائستگی کے لئے مری جاتی تھی اور وہ کمبخت اپنا کام کئے جاتے تھے اسلئے گورنمنٹ نے اب یہ ترکیب سوچی کہ ڈچون کو ڈچون سے بھڑانا چاہئے۔ تاکہ برابر کی ٹکر ہو۔ اور سلیقے بے سکتے حملوں کا توڑ بھی بدتمیزی کے ساتھ ہو۔ یہ تجویز اسطرح پوری کی گئی کہ جو ڈچ حلقۂ غلامی میں آ گئے تھے اونکو اسبات پر آمادہ کیا گیا کہ اگر تم جان توڑ کے ڈچون سے مقابلہ کرو گے تو تم آزاد کر دئے جاؤ گے۔ اس لالچ میں آکے انھوں نے خوب مقابلہ کیا۔ ایک تو ہماری بہادر فوج دوسرے اُن بے تکوں کی شرکت پھر بھلا باغی فوج مقابلہ میں کیا ٹھہر سکتے تھے دو چار جھپٹوں میں قدم اُکھڑ گئے۔ یہ ترکیب تو گورنمنٹ نے ایسی سوچی ہے کہ بقول حضرت سعدی خالی از احدی الحسنیین نباشد۔ اگر دونوں ہی فنا فی المیدان ہو جائیں تو بلا سے۔ خس کم جہان پاک کا مضمون ہو جائیگا لیکن ہمیں گورنمنٹ کی عقلمندی پر رشک آتا ہے کہ انگریزی فوج سب سے لڑتے ... آپس میں لڑوا دیا۔

شہرت کے جھنڈے پہ چڑھ گئے

مسٹر جینل نے جو ڈنکے کی چوٹ غضب کھا اور بہتر چھپے رازوں کو کھول ڈالا۔ اور گورنمنٹ کو بڑی آزادی اور دلیری کے ساتھ حقوق رعایا کی نگہداشت کیلئے توجہ دلائی۔ اسوجہ سے اونکو بالفعل معطلی کا صدمہ اوٹھانا پڑا لیکن آزادی پسندی کی حیثیت سے غالباً اس رنج سے زیادہ اونکو اس بات کی خوشی ہو رہی ہوگی کہ زمانہ بھر میں ڈنکہ بیباکانہ انصاف کا ڈنکا بجگیا۔ اور عام طور پر ہر دلعزیز ہو گئے۔ ڈواکھالی کے باشندوں کی محبت پوچھو ہی نہیں۔ وہ کیسے ... ان بیچاروں میں مسٹر جینل سے اونکی ایسی خصوصیت ہو گئی ہے کہ اظہار محبت کیلئے وہ بیتاب ہوئے جاتے ہیں۔ وہاں کے باشندوں کی محبت کا اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ مسٹر جینل جب کلکتہ سے ڈواکھالی میں آئے تو وہاں اونکی اس زور شور کے ساتھ آؤ بھگت ہوئی کہ حضور لفٹنٹ گورنر بہادر کی تشریف آوری پر بھی رعایا کا ایسا جوش وفاداری ثابت نہ ہوا۔ اپنے خیال سے وہاں کی رعایا نے مسٹر جینل کو لفٹنٹ گورنر بنا دیا۔ آزادی آرائش اور دھوم دھام یہ تو اون کے اختیار ہی میں تھا سلامی کی توپیں اون کے اختیار سے باہر تھیں۔ یہ کمی اُنھوں نے یوں پوری کی کہ بم کے گولے چھوڑ دئے۔ غرض تو اس سے یہی تھی کہ دور دور کے لوگوں کو خبر ہو جائے۔ چنانچہ اون گولوں کی آواز سنکر دور دور سے لوگ درشن کو آنے لگے۔ مسٹر جینل جس گاڑی پر سوار تھے رعایا نے خود اسکو کھینچا گویا کہ انکو ہاتھوں ہاتھ لیا شاباش باشندو! پھول اتنے برسائے کہ مسٹر جینل کو پھولوں میں ڈھک دیا۔ اللہ رے جوش و خروش!

گرمی مین آندھی کا پاور

مسٹر ہینل کی کرسی ہی مین کچھ ایسی تاثیر ہوگئی ہے کہ اسپر جو بیٹھے وہ حق حق کرنے لگے۔ گورنمنٹ نے مسٹر ہینل کو اس بنیاد پر علیحدہ کیا تھا کہ رعایا کی حد سے زیادہ طرفداری کرکے رعایا کو بگاڑتے ہین۔ پولیس کو بدمعاش ثابت کرکے ٹرگون کے دلون کو اوسکی وقعت کھوتے ہین۔ ایسا ہو کہ کہین انتظام ہی الٹ پلٹ ہوجائے۔ اسلئے جسٹس رنکو معطل کیا اسان کی جگہ دوسرا بٹھادیا۔ خدا کی شان کہ وہ بھی آتے ہی مسٹر ہینل کی سی بولیان بولنے لگا۔ پولیس کی معرفت ایک مقدمہ دائر ہوا۔ وہ توجج بہادر نے خارج کرڈالا۔ اور اسی پر صبر نکیا۔ معصوم پولیس کو بھی آڑے ہاتھون لے ڈالا۔ مسٹر ہینل جیسا تو زوردار فیصلہ نہین لکھا مگر ان اوس کے قریب قریب ضرور تھا چنانچہ وہ لکھتے ہین کہ پولیس کا انتظام نہایت خراب بلکہ شرمناک ہے۔ حکام بھی بنگال کے بیگن ہو چکے ہین جسکے سبب سے انصاف مین رخنہ پڑجاتا ہے۔ حق ناحق رعایا کی گردن ماریجاتی ہے۔ گورنمنٹ کو اسطرف ضرور توجہ کرنی چاہئے اور اس کا بندوبست اس طرح ہوسکتا ہے کہ ایسا افسر مقرر کیا جائے جس کا ڈالکھالی سے تعلق نہو۔ اور اوس کے متعلق یہی خدمت کیجائے کہ وہ پولیس کی خدمت کرتا رہے۔ یہ جیسے رعایا کی بیہاشیون اور بدعنوانیون کا پتہ لگاتی ہے ایسے ہی وہ اسکی جعلسازیون کا پتہ لگاتا رہے۔ غرض ان حضرت نے بھی گل افشانی کرکے تازہ شگوفہ کھلادیا۔ اب دیکھئے گورنمنٹ انکا کیا کرتی ہے شاید انہی جیسے ہی رہتے دال کا سودا کہ ہو کیونکہ گورنمنٹ ہر منصف نہین کہتے ہین بلکہ بجز اسکے سو گورنمنٹ بھی ہان مین

یہ تو ظاہر ہی تھا

مسٹر ہینل نے جو فیصلہ کیا تھا ہائیکورٹ کلکتہ مین اوسکا فلک اوڑا دیا گیا۔ جن ملزمو نکو حبس دوام کی سزا دی گئی تھی اوس کو تو ہائیکورٹ نے صاف نکال دیا اور جس کو پھانسی کی سزا دی گئی تھی اوسکا فیصلہ ملتوی کرکے یہ حکم دیا کہ اوسکی تحقیق از سر نو کیجائے قرینہ سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اسمین کوئی پہلو ایسا صاف نکلا ہوگا جس سے مجرم بری کردیا جائے وہ اظہر من الشمس ہے۔ گو کہ مقدمہ کا مسالہ جمع کرنا ہائیکورٹ کا کام نہین ماتحتون کا کام ہے مگر مکرر تحقیق کرانیکے منشا کو تو آخر وہی سمجھ ہی جائین گے۔ خیر جی ہمکو اس سے کیا۔ ہرچہ بادا باد۔ ہم تو آخری فیصلہ کو سراسر انصاف ہی سمجھین گے۔

مذکور فیصلہ باجلاس مسٹر جسٹس ہربٹ صاحب و مسٹر جسٹس امیر علی صاحب کے اجلاس مین ہوا دونون ججون نے مسٹر ہینل کی خوب خبر لی اور اون کے فیصلہ کو سراسر تعصب و جہالت کی کان قرار دیا۔ مسٹر امیر علی کی تو کچھ پوچھو ہی نہین۔ اونھون نے مسٹر ہینل کے فیصلہ پر جرح قدح کرنے مین بہت زور لگایا۔ کیونکہ آپ ولیسی ہین۔ اظہار وفاداری کے لئے یہ موقعہ اونھون نے بہت غنیمت سمجھا۔ غالباً اس فیصلہ کا اپیل مسٹر ہینل خود اپنی طرف سے ولایت مین دائر کرین۔ کیونکہ ہر اجلاس مین وہ خود شریک ہوتے تھے۔ اور اونکے فیصلہ پر جج بیارک ہوتے تھے اوسکو یہ نوٹ کولپ کرتے تھے۔ مسٹر ہینل کا خود عدالت مین موجود رہنا اور ججون کے اعتراضون کو نوٹ کرلینا فضول نہین معلوم ہوتا۔

ہندی مسلمانوں کی عالی ہمتی

چندہ بحجاز ریلوے

نام	مقام	رقم	معرفت
مسماۃ عباسی بیگم بیوی شیخ وزیر احمد صاحب	رابعہ دہرہ دون	عہ	مرزا عبدالرحیم صاحب شاہجہانپوری
سید ادریس علی صاحب	″ ″	عہ	″
سید امیر حسین صاحب	″ ″	عہ	″
مسماۃ بچن صاحبہ	″ ″	۸ر	″
مسماۃ بخشی صاحبہ	″ ″	ہر	″
مسماۃ اطہرن صاحبہ	″ ″	ار	″
متفرق رقم	″ ″	۹ر	″
منشی ہادی علی صاحب اہلکار تحصیل	ہوشنگام	تین	منشی سعادت علی صاحب مختار عام مسیحی گنج
شیخ علی بخش صاحب طالب علم	بھاگلپور	۸ر	شیخ لاہوری ٹوپی والے
کریم بخش صاحب طالب علم	″	۵ر	″
مولوی عبداللطیف صاحب ایجنٹ بیہا بمبئی	کراچی	۶	
میزان		۱۵	
رقم سابقہ		۲۴۴۷	
میزان کل		۲۴۶۲	

افسوس ہے کہ اس ہفتہ مین کچھ بہت زیادہ رقمین وصول ہوئے کیا ہی انتظام ہے کہ ہم وصول پا رہے ہیں کہ ۲۴۴۷ روپیہ صرف کی رقم دیکھے اونکی تحسین

تہذیب کی پتلیوں کو مژدہ

ٹرانسوال کی فتح کے آثار قوی دیکھ کے مسٹر چیمبرلین پھولے نہین سماتے اب وہ اپنے تمام منصوبون پر حاشیے پر حاشیے چڑھا کے لوگون کو خوش کر رہے ہین یہ ہم لوگ انکی عقلمندی اور بیدار مغزی پر تحسین کرین اور مسٹر موصوف کی کارروائیون کو فعل الحکیم لا یخلو عن الحکمۃ کا مصداق سمجھین ۔ کروڑون روپیہ پانی کے بدلے مین بہا دینے اور ہزارون بہادرون کو ڈچون کی بھینٹ چڑھا دینے کے بعد جو چند ملکی فایدے میسر ہون گے اون مین سب سے بڑا اور قابل فخر فایدہ مسٹر چیمبرلین کے نزدیک یہ ہے ۔ کہ انگلستان کی لیڈیون کی خوب مرادین بر آئین گی ۔ یعنی قوی ہیکل اور مضبوط ہڈی کے مرد اون کو میسر آجائین گے ۔ اور یہ بات کچھ ایسی نہین کہ کل لیڈیان انگلستان کے سرپرست مسٹر چیمبرلین نے اپنے دل ہی مین سوچ لی ہو ۔ یا اسکا اظہار معمولی طور پر اپنے یار دوستون کے سامنے کر دیا ہو ۔ نہین ۔ ایسی مسرت خیز فرحت انگیز ۔ عقدہ کشا مژدہ کا اونسے ضبط کیسے ہو سکتا تہا ۔ اونہون نے اسکا اظہار ڈنکا کی چوٹ کیا ۔ یعنے کئی ہزار مس (فرسٹ نمبر کی لیڈیون) کو جمع کرکے براہ راست یہ مژدہ پہونچایا ۔ اور صاف کہہ دیا ہے دیا کہ اب دیکھا دیگی کہ لو اب تو خوش ہو جاؤ ۔ مرجھائے ہوئے دل کی کلیان عنقریب شگفتہ ہو جائین گی ۔ یعنے ٹرانسوال پر جب اچھی طرح تسلط ہو جائیگا تو تمکو وہان عمدہ عمدہ خاوند مل سکین گے ۔ اور اِس سلسلے سے پریشانی یہ ہوگی کہ انگلستان اور ٹرانسوال کا تارہ مل جانے سے انگریزی حکومت کی جڑ مستحکم اور سخت ہو جائیگی ۔ اور ٹرانسوال کی کل سرزمین مین تہذیب کا بیج پڑ جائیگا ۔ کسی نے سچ کہا ہے سچ است ملکت خویش خسروان دانند ۔ کاش ہمی ترکیب ہندوستان مین بھی تہذیب پھیلانے کی جاوے تو ہمیشہ کو بیکری ہو جائے ۔

مسلمانان بمبئی کے جوہر

بمبئی کے مسلمان بھی عجیب تماشا ہین سال بہ سال اسلام کا جوہر کوئی محرم مین دیکھے ۔ جو باتین یا کمترین مسلمانون کے لئے شریعت کیطرف سے حرام ہین اون کو یہ مین محرم مین محلل (حلال شدہ) سمجھ کے شریعت کے احکام کو ایسے ہی حلال کر ڈالتے ہین کہ جیسے نابکار یزید نے حضرت امام حسین علیہ السلام (روحنا فداہ) کو حالت بیکسی و بیچارگی مین حلال کر ڈالا ۔ غضب خدا کا کہ دنیا بھر کے خرافات کی نمایش اس مہینے مین ہوتی ہے ۔ ہر محلے کے سرگروہ یہی چاہتے ہین کہ سب اکھاڑون سے ہمارا اکھاڑا زبردست رہے اسلئے عمدہ عمدہ سوانگ بھرتے ہین ۔ اچھے اچھے پریچہرہ لونڈون کا بناؤ سنگار کرکے اکھاڑہ بندی کے ساتھ بازار مین گشت کراتے ہین ۔ پیچھے لیکر شیر چیتے کا تو کچھ ٹھکانا ہی نہین رہتا ۔ ہر گلی کوچہ مین سیکڑون اوچھلتے کودتے نظر آتے ہین ۔ جو لوگ کہ شیر اور چیتے بنتے ہین وہ سب سے زیادہ قابل مضحکہ ہین ۔ مثل ہے کہ باپ نہ ماری پیدڑی اور بیٹا تیر انداز ۔ شجاعت و مردانگی کا تو ذکر کیا اونکے سگے جیڑے بھی اس قابل نہین کہ وہ شیر کی جون مین عیب نظر آئین ۔ انکی شامت اعمال سے وہ گیا ہمت ہی انہین نہین رہی سا گئے زمانہ کے مسلمان بہ خلق محمدی بظاہر لومڑی کیطرح بنتے تھے اونکی دھاک شیر غژان سے زیادہ بندھی ہوئی تہی ۔ پس مسلمان اگر سچ مچ کے شیر بھی بنجائین تو کیا ہوتا ہے ۔ بکمال تعجب ہے کہ یہان کے مسلمانون مین جو سربرآوردہ اور محلہ کے متولی سمجھے جاتے ہین وہ اسطرف کیون نہین توجہ کرتے ۔ درحقیقت ان حرکتون سے اہی کی بدنامی ہوا اوسکے ساتھ ہر فرقہ کے مسلمانون کی سبکی ہی ہے مین امید ہے کہ آیندہ سال ضرور ان خرافات مین کمی

ایک ایک کے دو دو ہو جائین

حضرت امیر کابل کو لوگ تو بتاتے ہین کہ روپیے کے حریص ہین ۔ نقدہ وہ دولت کو مٹھی مین لیکر مصافحہ کی ٹھہرا دیے تو پہر جس طرح چاہے اور جو چاہے کام لے لے ۔ مگر امیر صاحب بہادر نے لوگون کا یہ خیال بالکل غلط ثابت کر دیا ۔ یون تو روپیہ کو مرغوب نہین اور چہرہ تو پٹھان بھائی ہین ۔ اونہون نے تو درس علق کا ہی سبق پڑھا ہے لیکن پہر بھی امیر صاحب بہادر نے ایسے استغنا کا ثبوت دیدیا کہ لوگون کو حیرت ہو رہی ہے ۔ اور واقعی ہے تو حیرت کی بات یعنے اونہون نے گزشتہ سال کا وظیفہ (۱۸ لاکھ) اب تک نہین لیا ۔ گورنمنٹ ہند کے خزانہ مین سب ویسا ہی پڑا ہے اسپر انگریزی جرائد میگو نیان کر رہے ہین ۔ کہ یہ کوئی بڑا بھاری اڑنگ ہے ۔ یا تو وہ اس رقم کی دوگنی کرنی چاہتے ہین اور یا یہ بات ہے کہ پانچ چھ سال کا اکٹھا کرکے گورنمنٹ ہند سے ایک سال کی تنخواہ مانگ لین گے ۔ اس سے شاید اونہین گورنمنٹ کا حوصلہ بھی دیکھنا مقصود ہوگا ۔ ہمارے نزدیک تو یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ امیر صاحب نے اپنی عالی حوصلگی کا ثبوت دیا ہے اور جو کوتہ اندیش سمجھتے تہے ۔ کہ اسی وظیفہ پر حکومت افغانستان کا دارومدار ہے امیر صاحب نے اونکی تردید بھی کر دکھائی کہ اونہون نے ایسی معقول رقم اب تک طلب نہین کی ۔ اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ خدا کے فضل و کرم سے کابلی خزانہ کی حالت بہت عمدہ ہے اور اسے اب ایسی وظیفی امداد کی ذرا بھی پرواہ نہین رہی ۔ وظیفہ کی رقم کی نسبت گورنمنٹ نے بھی اون سے اوٹھا لینے کی درخواست نہین کی شاید اسی اون کے استغنا کا امتحان مقصود ہو اور یہ بھی بات ہے کہ پیاسا کنوئین کے پاس جایا کرتا ہے کنوان پیاسے کو پاس نہین جایا کرتا وہ خود ہی نہین مانگتے تو یہ کیون دیتے

گھر کی لڑائی

ہم بھی ہین پانچوین سوارون مین
تاکہ مشہور ہون ہزارون مین

ناظرین منشی محمد عبداللہ صاحب مرچنٹ اٹاوہ نے یکم اکتوبر سنہ ۱۹۰۹ء کے پرچۂ البشیر مین اسلامیہ سکول اٹاوہ کے واسطے "عمدہ بورڈنگ" کی تجویز کا ایک بہشت کا خیالی پلاؤ پکایا ہے۔ قبل اس کے کہ مین بورڈنگ مذکور پر ریویو کرون پہلے مناسب سمجھتا ہون کہ مرچنٹ صاحب کا کچھ حال لکھون۔

پہلے مرچنٹ صاحب نے جو پہلے آپکو بہت ہی پولٹیکل جانتے ہین۔ بشیرالدین صاحب منیجر اسلامیہ سکول کی بالکل ایک باڈی گارڈ رہے ہین کہ جدھر انکو کھینچا ادھر ہی منیجر صاحب کا کان دبا کر گھوم پڑے ہین۔ اور منیجر صاحب ہی کی فضول صلاحون نے اکثر اسلامیہ سکول کو (خدا نخواستہ) ایک چراغ سحری بنا رکھا ہے۔ امتحان سالانہ پر اکثر طلبا فیل شدہ تو درجہ چڑھنے سے رہجایا کرتے ہین اور منیجر صاحب بڑی ہی عنایت ظاہر کرتے ہین مگر سوداگر صاحب کے خاص لڑکے اگرچہ تین تین سبجکٹ مین بھی فیل ہون۔ تو ڈاک گاڑی کے انجن کیطرح بلا روک ٹوک ترقی کی لین پر دوڑتے ہین۔ بسیرطرہ یہ کہ عہدہ و انعام بھی پاتے ہین۔ علاوہ برین مشہور ہے کہ مفلسی اور ٹوٹا گیلا ہے یعنے ایک تو اسکول کی عمارت مین رہیسی ہی گنجایش تھی۔ اسپر مرچنٹ ممدوح کے برادر خورد احمد اللہ صاحب ضلعدار نہر نے تو اسکول کو بالکل سرائے اخذ کر لیا کہ سکول کے سب سے وسیع کمرے مین اپنا گھر چھوڑ کر بود و باش اختیار کی ہے۔

اب ناظرین کو بورڈنگ مذکور کے ریویو کیطرف توجہ دلاتا ہون کہ پرنسپل مرچنٹ کا بلا وجہ ایسا بورڈنگ جاری کرنا کبھی خالی از علت نہین ہے۔ چنانچہ سرِدست اونکی دو پالیسی سمجھ مین آتی ہین اول یہ کہ مرچنٹ صاحب کو امسال شاید کچھ دکان مین خسارہ پڑا ہے۔ اور در پردہ وہ اپنے بال بچون کی پرورش کی بھی ترکیب لڑاتے ہین تا سوداگر صاحب وہ ہی پانچوین سوارون مین بننا چاہتے ہین۔ بورڈنگ کی بنا کے خاص خاص فیکٹس کو چار اقسام پر تقسیم کر کے نمبروار ریویو کرتا ہون۔

(۱) اسلامیہ ہائی سکول کی عمدہ تعلیم کیوجہ سے بہت سے اصحاب باہر سے اپنے لڑکون کو بھیجنا چاہتے ہین۔

(۲) دوسرے مدرسہ کی ترقی اور قوم کی نفع رسانی کے خیال سے اس کام کو خود اپنے ذمے لیا ہے۔

(۳) اسمین ایک دیندار مدرس امین رہیگا۔

(۴) درستی عقائد اخلاق ورزش جسمانی کا خیال کیا جائیگا۔

اول فیکٹ یہ نئی قسم کا ہائی سکول ہے کہ جس مین طلبا صرف مڈل کے کو دیکر انٹرنس کلاس مین جا پڑتے ہین۔ یعنے سیکنڈ کلاس ہی نادارد ہے۔ پھر نہ معلوم کیسے ہائی سکول ہو گیا۔ مگر ہان سکول کی عمارت کی دیوارین تو البتہ بلند ہین۔ بیشک اسی لحاظ سے نری لیاقت مرچنٹ نے ہائی سکول قرار دیا ہوگا۔ سو اگر جناب کہیے تو آپکی صرف خاطر سے ہم بھی ہائی سکول ہی کہنے لگین۔ تعلیم کی نسبت تو گذشتہ نتیجہ ہی خود گواہی دیدینگے۔ کہ انٹرنس تو صاف ایسا ہوا کہ ایک لڑکا بھی نہ کامیاب ہوا۔ مگر نہ معلوم کسطرح مڈل کافی تعداد کے صرف ایک لڑکا پاس ہوا اور واقعی نہ ہوتا کیا معنی۔ اسکول مذکور کے سیکنڈ ماسٹر بی اے تو خود امتحان وکالت کے امیدوار ہین پھر پڑھانا کیسا۔ مفت کی تنخواہ ہے۔ یہ پاکٹ مین قانون لیے اور رات دن اپنا قانون پڑھا۔ اگر کسی لڑکے کو کچھ پوچھنے کی ضرورت پڑی۔ تو کہدیا کہ میرا دماغ پریشان ہے۔ مجھسے بات مت کرو۔

ہان ہم یہ تو ضرور کہیں گے کہ اسکول کی خوش قسمتی سے ہیڈ ماسٹر صاحب بیشک لائق مل گئے ہین۔ مگر افسوس کہ مرچنٹ صاحب کے مشورہ سے منیجر صاحب کی کج ادائیون اور غیر ضروری سختیون نے ان بیچارہ کا دل بھی پژمردہ بنا رکھا ہے کیونکہ انسے کل اختیارات رفتہ رفتہ نکال لیے گئے اور اب مدرسہ کا ہیڈ ماسٹر ہو کر کسی ایک طالب علم کو بھی اپنے اختیار سے چھٹی نہین دے سکتا۔ اگر تہوار کی ہیڈ ماسٹر نے رپورٹ کی تو اسپر فوراً منیجر صاحب نے نامنظوری کا حکم ناطق دیا اور زبانی کہدیا کہ پہلا نتیجہ خراب ہونے سے میرے دل کو سخت رنج ہے۔ یہ رنج ایک انوکھا رنج ہے کہ طلبا کی معمولی چھٹی بھی بند ہے۔ اگر ایسا ہی رنج ہے تو مین اس سال بھی پیشین گوئی کرتا ہون کہ منیجر صاحب کو پھر وہی رنج اوٹھانے کے واسطے تیار رہنا چاہیے۔ اور عجب نہین جو اب مرتبہ (خدا نکرے) اونکی جان پر آن بنے۔ جناب مرچنٹ صاحب آپکو اپنی ہی فکر ہے کہ منیجر صاحب کے غم مین بھی کچھ شرکت کیجیے کیونکہ آپ ہی کے لڑکون کو سکول سے انعام بھی ملتا ہے۔ چاہے وہ پاس ہون یا فیل۔

فیکٹ دوم مین مرچنٹ کی وہی پالیسی ہے کہ جھوٹی ہمدردی کر کے اپنے بال بچون کو بسر کرین۔ شہرت روکی مین چھکارین بہلا بورڈنگ کا انتظام اپنے ذمہ لیینگے تا کہ غیر کو تھوڑی سی کچھ

بلکٹ سوم مین خود منیجر صاحب کے صاحبزادہ جو بلند
اقبال کورین وار مدرس بہتر خیال کرتا ہون اسواسطے
کہ منیجر تو سر سید ہی کی لکیر کے فقیر ہو مگر فرزند ارجمند
نعوذباللہ آنحضرت کی معراج کے ہی مخالف ہین -
سچ ہے اگر پدر نتواند پسر تمام کند بس ان سے بہتر
دیندار مدرس دنیا کے پردہ پر کوئی نہ ملیگا -
بلکٹ چہارم مین طلبا کے مذہبی عقائد تو بس منیجر صاحب
کے خلف الصدق ہی درست کرین گے مگر اخلاق
کی سزا یہ تعلیم ہے کہ اتفاق سے شاید کبھی ہولی کرسی
تہوار متعلق مسلمانان چھٹی ہوئی تو اہل ہنود کی چھٹی
بند کیگئی اور اہل ہنود کا تہوار ہوا تو مسلمانون کے
چھٹی بند - تو ایسی رسم کو خوش اخلاقی سے کیا نسبت
جبکہ در پردہ تعصب کی تعلیم دیجائے اور ورزش
جسمانی تو سبحان اللہ - کرکٹ کی ماہواری فیس تو چپراسی
بھنگی بہشتی وغیرہ کی تنخواہ مین گئی اور لڑکون کو
دیگئی دیدی کہ کیسوٹ پڑھو یا ہون کو فٹبال دو بجے
منگوائے اور ایک ایسی چال چلے کہ دو بجے ہمیشہ کو کانی
ہو سکے بیٹے لڑکون کو آپس مین لڑا دیا اور سامان
ضبط کرکے بند کر دیا آجکل منیجر صاحب اور اسکول
کے درمیان وہی تعلق ہو رہا ہے کہ کسی مریض نے
درد شکم کی کسی حکیم سے شکایت کی تو حکیم صاحب
اوس کی آنکھون کیواسطے نسخہ تجویز کرتے ہین باس
طرح سے ہمارے ماسٹر صاحب بھی جو ان کو کرنا چاہئے
وہ تو نہین کرتے اور جو نہین کرنا چاہئے وہ کرتے ہین
خدا منیجر صاحب کو راہ راست پر لاوے اور یہ اپنی غیر ضروری
ہستی کا عہدہ روانہ کھین اور خدا اسلامیہ اسکول
اٹاوہ کو روز بروز ترقی دے -

ایم - ایچ
طالب علم - گورنمنٹ اسکول
اٹاوہ

ریاست سرمور پر آزادانہ رائے

ماہ فروری و مارچ سنہ الیہ کے پرچہ اخبار الاتفاق
ساڈہورہ دیکھ کر ہم کو بھی یہ ضرورت پیدا ہوئی کہ
اپنی رائے نسبت حالات ریاست سرمور پبلک
پر ظاہر کرین اور اس امر کی کوشش کرین کہ اگر رعایا
سرمور کو کچھ ہم سے یا ہمارے مضمون سے فائدہ پہونچے
تو ہی اپنے فرض سے سبکدوش ہو جاوین ہم کو اس
رائے سے اتفاق نہین ہے کہ ریاست سرمور مین
مسلمان صاحبان پر ہی زیادتی ہوئی بلکہ یہ رائے
ظاہر کرین گے - اور اگر ضرورت ہو تو ثابت کر دکہائین
گے کہ راجہ صاحب موجودہ نے ہندو اور مسلمان
دونون کو ایک لاٹھی سے ہانکا اور اس مین کوشش
راجہ صاحب حال کی یہ ہے کہ جو ملازمین ان کے
پدر بزرگوار کے عہد حکومت کے ہین اور جن سے کوان
کی خوشنودی و مزاجداری نہین ہوتی ان کو کسی ذریعہ
سے برطرف کرین بیشک یہ طبیعت انسانی کا خاصہ
ہے کہ ہر شخص اپنی رائے کے موافق کام کرے مگر
ہم اس امر پر ضرور لکھین گے کہ بروقت گدی نشینی
جبکہ راجہ صاحب لفٹنٹ گورنر بھی موجود تھے جب کہ
عنان حکومت انکے سپرد ہوئی تھی اور انہون نے
یہ وعدہ فرمایا تھا کہ ہم مہاراجہ صاحب مرحوم کے قدم
بقدم چلنے کی کوشش کرینگے - کیا راجہ صاحب نے
اپنے اوس عہد کو قائم رکھا جبکہ انہون نے ان ملازمان
کو کہ جن کو راجہ صاحب مرحوم نے خاص عہدہ پر منتخب
کیا تھا اور جن کو انہون نے اپنی ہمراہی کے لئے
پسند فرمایا تھا یکدم کسی بہانے سے علیحدہ کر دیا
اگر گراسے ملازمون کو برطرف کرنا اور اپنے والد بزرگوار
کے برعکس ہی چلنا تھا تو یہ شرط انصاف نہین ہے
کہ بعض کو نکالا جائے اور بعض کو رکھا جائے ہم ایسی
مثالین بتا سکتے ہین کہ وہ شخص اب تک ریاست

مین موجود ہین کہ جو بوجہ ضعیف العمری سرکار انگریزی
سے انفٹ قرار دئے جاکر علیحدہ کئے گئے - اور
اب ریاست مین عرصہ پندرہ سال سے ملازم ہین -
انکے سپرد ایک ایسے عہدہ کا کام کیا گیا ہے کہ جو
بلحاظ قوی الجثہ اور بیدار مغز انسان سے بھی خوبی
کے ساتھ انجام ہونا دشوار ہے - چہ جائے ایسے
آدمی سے کہ جس کے منہ مین دانت نہین کمر مین زور
نہین آنکھ مین روشنی نہین اور دماغ مین طاقت
دقیقہ قانونی سمجھنے کی نہین - ہمارا ارادہ ایسے لوگون
کے نام ظاہر کرنے کا نہین ہے اس خیال سے
کہ شاید ان کو کوئی نقصان پہونچے - مگر چونکہ پبلک
سرمور کو فائدہ پہنچانا منظور ہے اور راجہ صاحب کے
توجہ دلانے مقصود ہے نام ظاہر کئے بغیر ہمارا
مقصد فوت ہوتا ہے اس لئے ہم کو ایک مثال منشی
مادہو پرشاد کی ظاہر کرنی ضرور پڑی - ہم منشی صاحب
کی زیادہ تعریف کرنا ضروری نہین سمجھتے - اگر والئی
ریاست کو اپنی رعایا کی بہبودی منظور ہے تو خود
سوچ کر دیکھ لے جتلانا ہمارا فرض تھا ہم ادا کر چکے
ہم نے اوپر یہ لکھا ہے کہ راجہ صاحب حال نے
اپنے والد بزرگوار کے انتخاب کو ناقص سمجھا اور اسکی
بجائے اپنی لیاقت کا نمونہ دکھلانے کی کوشش
کی ہے - اگر واقعی راجہ صاحب حال نے مہاراجہ
صاحب مرحوم کے زمانے مین محکمہ میونسپل کمیٹی
کی کرسی اس شخص کے سپرد تھی کہ جو علم انگریزی کے
و قانونی لیاقت اعلے درجہ کی رکھتا تھا اور ذی عزت بھی
تھا اس کو علیحدہ کرکے ایک ایسے شخص کو رکھا ہے
کہ انگریزی کی لیاقت تو در کنار بلکہ زبان اردو سے
بھی بخوبی ماہر نہین ہمارا مطلب بابو نارائن صاحب
سے ہے کہ جس نے تمام عمر جنگلات مین بسر کی - ہم
ناظرین سے دریافت کرتے ہین کہ یہ شخص وہ شخص
شخص مل ہے زیادہ لیاقت رکھتا ہے - کیا

راجہ صاحب کا یہ انتخاب کسی طرح سے قابل پسند ہے جو لوگ اڈیٹر اتفاق کی رائے سے اختلاف کرکے اور خوشامد کا لباس پہنکر یہ کہتے ہیں کہ راجہ صاحب حال کا انتظام اچھا ہے وہ خود ہی جواب دیں کہ کیا ایک ضعیف العمر آدمی تمام عمر جنگلات کے محکمہ میں رہا ہر ایک ایسے آدمی سے اچھا ہو سکتا ہے کہ جو ہمیشہ مین رہکر زمانہ حال کی لیاقت اعلیٰ کو پہونچا ہو۔ یہ لوگ اگر انصاف کرین تو اپنی غلطی کو ضرور تسلیم کرینگے مگر امید ترقیات اس بات پر آمادہ کرتی ہین۔ کہ خواہ مخواہ راجہ صاحب کے انتظام کو اچھا کہین اور کیون نہ کہین کہ جنہون نے انصاف کو نظر مین رکھنا اپنا فرض سمجھا اور خوشامد کو سبب اُن کو کسی نہ کسی طرح ریاست کو چھوڑنا پڑا اگر ایسے شخص تھوڑے ہین کہ جنہون نے رعایا کے فائدہ کے لئے اپنے فائدہ کو نہ دیکھا۔ جو نامہ نگاران اڈیٹر اتفاق سے اختلاف کرتے ہین وہ درحقیقت رعایا پر تو بے حد زیادتی کرتے ہین اور اصلاح ضروری نہین ہونے دیتے۔

باقی آیندہ

سنیخ زین الدین آفت۔ مقیم سہارنپور

فائدہ صحبت کا کیا اوسکو ہو جسکو تمیز

رہے گلشن مین بھی کرنہ باغ خوش الحان

لو یار پنچ مبارک وہ ہو گئی اور خوب ہوئی ایسی برے کی سب دم اور کے بڑے سے بچے یا کو۔ یہ حضرت شہر راشد یا جس عنوان کیا اور مضمون کیا اسپر طرہ یہ کہ انا پنچ ملا ر کیا ہو گئی۔ خاہ آپ نہین سمجھے سمجھے اب مجھ جانا۔ بڑی بڑی لکھون سے بڑی بڑی بڑی مرادون سے دی مگر یہ تو پنچ سات اب کے بیٹے کی بڑی آرزی لیکن مصاحب نفس کے مصداق

جو نہی سے پہلے کہین ہو تو نہین حصہ بخرہ نہ ہے مجے اور کراے بہو بچون کا حساب نہ بنے لگے ایک غیرا مذاق اڑتا ہین کہ ستو زمانہ ہے جو سے چچا آیا بڑی بہار کا کام چھوڑ آگے ناتھ پیچھے بھاگ پکڑو سے پکڑ پہرین اور پو سے تھے منہ ہوئے باوا بہی بائیسکل کی چکی کیطرح چکرائین کہ آئین این چہ شد یا تو وہ ہوم دام تھی کر تو بہی تو بہ بہ ہوگا وہ ہوگا کرے ہے چڑ ہین گے جو ڈسے سینگے یا یہ پہنس کر لا دکر لیجا بینکے سئے ماسنگے تو لسنگے کا بھی تو ہی آسیب ہوا نے اپنے اتنی بہی صلاح ندی اور نہ سو جہائی کہ چہرہ پر پینٹ کرا لو اور بڑے چچا کے بڑو سے سے خریدے کا ایک معالجہ طلب گھوڑا ہی منگا لو کیونکہ تنگون کے لئے گھوڑا ہو یا گدہا مگر سہری ضرور چاہیے لیکن نصیب مین تو اب یہ بان بگڑنی نہین سوجہتی کس کو اور سمجہا تا کون محمد صاحب یہ ڈکھین کی اینٹ اینٹ کے روڑے بہان حتی کے کنبہ کی مصداق ہو گئی سو ہو گئی اب کہنا یہ ہے کہ یہ بوو پرشاد کی تاتاریخ کب ہوئی ہے اور شمس و آباد کی عمر کیا کب باجتی ہے ابجی حضرت آپ نے اور ہی کچھ سُنا انقلاب زمانہ کی تعریف سنئی سہ بے تیلی کے لڑکے کو دعوے شرافت۔ یہ مینڈک کو نخرہ ہوا ای تیری قدرت سچ ہے مصرع۔ بہو لجا تا ہی کمینہ اپنی سب اوقات کو یہ کمبخت کی بالکل سوجہ بوجہ ماری گئی اتنا ہی خیال نہ آیا کہ برسون جن کو زیر مشق رکہکر ذلیل سے نیم آدمی بنا جن کو اپنے وقت پر بہی سہی مگر اب تو کہا ان کی شان مین ایسے الفاظ زبان سے نکالنے زیبا ہین یا نہین مگر نہین اسکا کیا قصور یہ تو اسکی اصالت ہے جبکہ وہ اپنے اس باپ کو جس کو اصلی سمجہنا ہے الیا تیسا مد لی ..... اور سبہا تین کہہ بکا تو نہ برے باپ کو آتا ہی نہ کبھی ہمارے نزدیک تو اوس کی کسی بات کا برا بہی

نہ ماننا چاہیئے بلکہ اوس کی زرق برق تی بی کو دیا سگنے کی عف عف سمجھکر اسکان سنین اُس کان اُڑا دیا کرین کیونکہ وہ غیبتاً کچھ ہی کہتا ہو لیکن سامنے آنے سے تو بہر حال باپ ہی سمجھتا اور ادب کرتا ہو ورنہ کیا وجہ تہی کہ سوا ہانشست کی ناک نکلی کرا کر ہاتھ جوڑے قدمون پڑا رہا تہا گڑگڑا اور مبالغ ساتھ چیز شاہی حقانہ یا حقہ پانی کہلنیکا جرمانہ دیکر پہر ہمارے ہی بیچ مین آن دھان پر دوسری بات ہو سکتے کی دم سیدہی کرنیکا کوئی علاج آجتک ہوا ہو سکتا ہے اور یہ بہی مثل مشہور ہے از اصل خطا نہ اند اصل وفا۔ اچھا پنچ و سلام تو پہر کبھی۔

لڑکے کا منہ بولا باپ

طلسمی تھیٹر

پہلا پردہ

رنگ لایا کیا عاشق کا خون ناحق
کام آئی میرے قاتل کی نزاکت کیسی

آج جو طلسمی تھیٹر کے مشتاق ہمہ تن چشم اشتیاق و انتظار بنے ہوئے بیٹھے ہین کہ دیکھین نئی نئی چھب کے ایکٹر تماشے کے اسٹیج پر کون کون سے طلسم دکھاتے اور کیا کیا بات کرتے ہین۔ اشتیاق ہے کہ گشت تماشون کے دورن مین اوسیطرح ترقی کر رہا ہے جسطرح کسی کا حسن روز افزون ترقیون پر ہو۔ سب ہمہ تن اسی جانب متوجہ ہین کہ یا الٰہی کہ یا الٰہی دیکھین کون سے راز کا افشا ہوتا ہے اور کیا گل کہلتا ہے غالباً ناظرین کو بھی شوق پیدا ہو چلا ہو۔ وہ اپنے دلمین کہتے ہونگے کہ ناشاد تماشے جلدی بتا دے۔ لیکن کمبخت ناشاد کیا خاک بتائے اوس کو تو ابھی خود ہی نہین معلوم ہے پردہ اوٹھے تو کچھ حال بتا سکے۔

لیجئے خدا خدا کرکے پردہ اوٹھا اور مشتاقون کو طلسمی تھیٹر کا اسٹیج نظر آیا - یہان تو ایک بزم طرب کا سمان ہے - خوش پوشاکون کے محفل جمع ہے شاید کچہ رقص سرود کا ہی چرچا ہوگا - ہان ہان دیکھئے نہ وہ کیا سریلی آوازین کانون مین آنے لگین ہین ہمین تو کچہ اس سے زیادہ دلچسپی نہین ہے - سُنا تہا طلسمی تھیٹر ہے - نئے نئے تماشے ہون گے - کسی عجیب مسٹری کا اظہار ہوگا - اسلئے ہم بہی چلے آئے مگر خیر اب آئے ہین تو یہی دیکہ لین خالی کیون جائین لے لیجئے سامنے سے ایک پری جبیم نمودار ہوئین - یا خدا خیر کرنا - انکا تو رنگ ہی نرالا معلوم ہوتا ہے دیکھئے کہین دس پانچ کو اشارہ ابرو سے قتل نہ کر ڈالنے لگے سب کی نگاہین اس لئے اکبارگی ایکطرف ہین اور سب ہمہ تن اسی جانب متوجہ ہین - بی صاحب خرامان خرامان جلسہ مین تشریف لائین اور آتے ہی اپنا کام شروع کر دیا - لوگ ہمہ تن توجہ کے ساتھ مصروف نظارہ تہے - یہ بی صاحبہ ناچین ہی گائین ہی جب سے تمام محفل محظوظ ہوئی اور بہت جلد جلتی ہوئین - اب پہر اشتیاق بڑہنے لگا کہ دیکہین اسکے بعد کیا ہوتا ہے - یہ ناچ رنگ شاید حاضرین کے متوجہ کرنیکے لئے تہا پہر سب اسے خیال ہی مین تہے کہ دوسرے قتال عالم کا سامنا ہوا - آپ بہی اپنا کمال دکہانے کیلئے تشریف لاتے ہین - مگر کچہ اس انداز سے کہ دیکھنے والون کے آنکھین فرش ہوئی جاتی ہین - ابرو کی تلوارین کہنچی ہوئی ہین - مژگان کے تیر بہی بیس ہین - یا خدا تماشائیون کو بچا نہ بیچارے مفت مین قتل ہوئے جاتے ہین - پہر اچہا ہے اور ناچ رنگ کے جلسون مین میلے تہیو نہین ہار کر تماشو نہین جا جا کی شریک ہوتے - ابہی ایک اشارہ ہو تو سب کو بسمل کر دیتا ہے - اور چال تو قسم ہی کس غضب کی مستانہ ہے - ارے ہان - تو - ادہر تو خیال ہی نہین کیا - صورت ہی دیکھتے سب محو حیرت ہو گئے - آخر دو چار آوازین کانون مین آئین ؎

بچھائے جاتے ہو چمن مین سرو پر شمشاد پر
بوٹے سے قد پر یہ چلنا آفتین ہاتی ہو

یا الٰہی خیر - بس اب خیر کہان - خدا ہی خیر کرے - ہائے کہان آکے آفت مین پہنس گئے نہ یہ صورت دیکھتے نہ طبیعت بگڑتی وہ تو پہلے ہی ہم پر آگئی ہو جاتی مگر شکلون سے طبیعت کو سمجہا لا لیکن اب بچنے کی کوئی صورت نہین ؎

ایک آفت سے تو مر مر کے ہوا تہا جینا
پڑ گئی اور یہ کیسی مرے اللہ نئی

اجی حضرت آپ ناچنے والی نہین کیون بیکار کو تکلیف کیجئے گا - انکا مطلب نکل گیا - یہان سب اس سرے سے اوس سرے تک بسمل ہی بسمل نظر آنے لگے - مگر وہ قتال جہان کسی کے کب سُنتا تہا - آخر گت شروع ہوگئی - ہائے دیکہین اب تماشائیون کی کیا گت ہوتی ہے اور کس کس کی جان جاتی ہے - مانا کہ نئے شرع مین ان سب باتون کی ممانعت ہے - لیکن جوانی کے ولولون کے آگے شرع کی کون سنتا ہے - نہ سنو - آپ ہی ہنگو گے سمجہئے ناچ شروع ہوگیا - ادہر ایکی کا ہاتہ ناچ کے لئے اوٹہا ادہر ساتہ ہی اوس کے حاضرین و ناظرین کے بہی ہاتہ اوٹہے جنسے دل جو بے قابو ہوا جاتا تہا سنبہالنا چاہا - مگر توبہ وہ کہین سنبہلتا ہے آخر کو اوس غارتگر ہوش خرد نے - زہے کیا دو رنگا کیا رقص - بہت سے تو اپنے آپے مین نہ رہے اور اکثر بے اختیار ہو ہو کے کہنے لگے کہ

رقص مین ہاتہ نہ اسطرح نکال او قاتل
بزم عشرت نہ کہین گنج شہیدان ہو جائے

مگر وہان کچہ شنوائی ہی نہین - جو چپ ہے ہو جائے - اوس کی بلا سے - ناچ کے بعد کہانے کی باری آئی - یا الٰہی دیکہین اس کا کیا انجام ہوتا ہے - لیجئے گانا بہی شروع ہوگیا - ہائے ہائے کس غضب کا گانا ہے - طبیعت بے چین ہوئی جاتی ہے - دل ہاتہ سے نکلا جاتا ہے

روح سو سو کے تڑپتی ہے تری گانے پر
چٹکیان لیتا ہے آواز کا کھٹکا دل مین

خیر صاحب جو بڑے کٹر اور مضبوط دل کے پابند کہو کہ زاہد خشک تہے اور جن کو ابہی تک ہوش باقی تہے یعنی جن پر اوس کے ناچ نے کم اثر کیا تہا وہ بہی سست و لایعقل - اور تمام محفل کے حسب حال یہہ شعر تہا -

یہ کیفیت اوٹہائی اوس بت بدمست کا نہین
نہ کہا فرق صوفی کیطرح سر حال لائی مین

سبکے دل و پر بن گئی سب از خود رفتہ ہوگئے اور سب کی طبیعتین ہاتہ سے جاتی رہین - مگر بمصداق -

سانس رکتی ہے بسمل ہے جو آنی جاتی
اور جرکا دیا جلا دینے جاتے جاتے

ایکمرتبہ گاتے گاتے بتانا شروع کر دیا - ہائین ہائین یہ کیا ہوتا ہے - جی ہوا کیا ہے - رہی سہی جان نکلی جاتی ہے - ہائے ستم وائے ستم - جی اب ہائے وائے کا ہے کی - آخر آپ آگئے تہے تو کیا خالی خولی جاتے - کچہ لے کے تو جائے - قصہ مختصر بی صاحبہ سے جہان تک ہو سکا لوگون کو بتا بتا کے مارا - ہر مصرعہ ہر لفظ نہین ہر حرف کو بتایا -

پہر تو کوئی غش تہا کوئی بیخود سرشتہ

اب کسی مین جان تو رہی نہین تماشا کوئی کیا دیکھے - مگر یہ لوگ کچہ عجیب طرح سے مری تہی کہ زندہ ہی مگر کچہ تو مر گئے مر گئے - کسیکو بخار چڑہا کسیکو لرزہ آنے لگا کوئی اسہال مین مبتلا ہوا - تو یہ ناچ گانا بہی کیا جمال گوٹہ تہا جو دست آنے لگے - لوگ سمجہے بیمار ہو گئے مگر در اصل وہ بیمار عشق تہے جنہون نے نہین دیکہا تہا وہ مرجہو سرتا دو سے پہر کرم ہی سمجہے

اور اگر دیکھو بھی تو کچھ نہ ہوتا اور اب بھی اگر وہ کہیں تو کچھ نہ ہو۔ دیکھنے والے کچھ تو توبہ کر دو اسد بڑا وقت نہ ٹوٹا۔ یہاں غضب کا سامنا تھا۔ خیر جو کچھ تھا وہ دیکھنے والے ہی جانتے ہوں گے۔ ہم تو تماشے کے مشتاق تھے اور غالباً ہمارے ناظرین بھی اسے کے مشتاق ہوں گے مگر ناچ دیکھنے والوں کو کچھ بھی بے طرح تحفہ ہو گیا اور عدالت نے کچھ ایسا گھیر کہ کمپنی والوں کو مجبوراً گو راب میں کرنا پڑا۔ اب جبتک دوسرا پردہ نہ اوٹھے کیا حال معلوم ہو سکتا ہے ہم بھی اسکے منتظر ہیں۔

تماشا سیکڑوں اوڑسے تری تلوار کے گہاٹ
آشنا تو عمر فرقت کی نہاری آ سئے

بخشے ہے جلوۂ گل ذوق تماشا غالب
چشم کو چاہیے ہر رنگ میں وا ہو جانا

گیا کا نامی دنگل

ظفر الدولہ فتح الملک زور آور جنگ مسٹر پنچ بہادر شیر دل۔ ذرا ہاتھ تو ملا لیجئے۔ آپ نے کیا ہم ہندی غلام پہلوان کے دنگل جیتنے کی خبر تو ضرور سنی ہوگی۔ زیادہ لکھنے کی ضرورت نہیں ہم نے بھی دنگل میں بیٹھے بیٹھے خم ٹھونک کر کچھ زور آزمائی نہیں نہیں طبع آزمائی کی ہے اور چند ابیات قطعہ تاریخ درج ہیں ذرا آپ اپنے اخبار کے اکھاڑے میں اس کو جگہ دیجئے اور بس۔

(قطعہ تاریخ فی البدیہہ فتحیابی رستم دوران غلام پہلوان مشہور گیا)

جہاں سنئے وہاں کشتی کا چرچا
مچی ہے شہر میں ہر سمت ہلچل
غلام رستم دوران جہاں ہیں
جو ملک ہند کا مشہور ہے بل
نہیں موقوف کچھ ہندوستان پر
کہ یورپ میں بھی جیتا اوس نے دنگل
اوسی کی ہے گیا میں آج کشتی
تماشہ میں اکٹھا مل کے ہیں دل
ہے دن اتوار کا چوبیس مارچ
مچی ہے ہر طرف دنگل میں ہلچل
بجے ہیں آ کے ساڑھے چار اس وقت
کوئی دم میں ہے بس اب قصہ فیصل
سو جیت اک پہلوان جیبرے کا نامی
جسے ہے زور اپنے پر بڑا بل
گران قیمت ہے بھاری ہے تن و توش
یہ ہے پیل دمان یا دیو ہیکل
مقابل رستم دوران سے ہو کر
گرا ہے دو منٹ میں پیٹھ کے بل
سو جیت اب چاروں شانے جیت ظاہر
ملا ہر اسکوٹ یہ نام کو پہل
مجھے یہ شوق ہے جوش سخن میں
کہ لکھدوں مصرع تاریخ دنگل
صدا دیتا ہے یوں اب ہاتف غیب
کہ تو اس فکر میں ناحق ہے بیکل
شفق لکھتا نہیں کیوں از سر نو
کہ جیتا رستم ہند آج دنگل
بسوا نقطے

چھپاڑا اور خوب چھپاڑا

دو ہفتہ ہوئے کہ پنچ بہادر میں ایک کشتی کا اعلان دیا گیا تھا کہ نیاز احمد ساکن تیر کوٹ کی بھیجا گوری ساکن ستارا سے کشتی ہونیوالی ہے گذشتہ اتوار کو یہ کشتی ہوگی۔ بہت صاف ہوئی۔ بھیجا گوری گو تن و توش میں نیاز احمد سے زیادہ تھا مگر کم ہمت تھا۔ سامنے سے کے داؤں پر نیاز احمد نے دے ٹپکا اور ساڑی کھینچ کے اونہیں تفضیل کر دیا۔ ایک فریق کے طرفداروں نے دھاندل کر کے دوبارہ کشتی کرائی پھر بھی اوس نے مار ہی لیا انعام سو روپے کا مقرر ہوا تھا مگر دینے والوں کی نیت اوسنے پسے کرنی کی ہے مگر یہ سراسر بے انصافی ہے۔ پچھڑنے والے کو بھی اگر کچھ انعام دیکر آنسو پونچھنے ہیں تو اپنی گرہ سے دیں۔ حق والے کا حق کیوں مارا جائیگا آئندہ سے لئے اور پہلوان اوس کمپنی کی بات کا اعتبار نہیں نہیں کریں گے۔

ہم تبرک و ہم زینت

مکہ شریف۔ مدینہ منورہ۔ بیت المقدس کربلائے معلیٰ کے نقشے ہم نے اعلیٰ درجہ کے رنگین خوبصورت منگائے ہیں۔ جو سچے جڑاؤ کے ان مکانوں میں لگایا جاوے تو آرائش مکان اور اوس کی زینت دوبالا ہو جاتی ہے وہ نقشے اس خوبی کے بنے ہوئے ہیں کہ اگر ذرا بھی نگاہ جما دیکھو تو اصل نقشہ آنکھوں کے سامنے آ جاتا ہے۔ نقشے چونکہ چھوٹائی بڑائی میں مختلف ہیں اور اون کے کام کی عمدگی میں کم و بیشی ہے اس لئے قیمتیں بھی مختلف ہیں۔

نمبر	نام مقامات	قسم کام	عرض انچ	طول انچ	قیمت
۱	مکہ معظمہ	طلائی	۲۲	۳۱½	عہ
۲	مدینہ منورہ	”	”	”	عہ
۳	مکہ معظمہ	رنگین نقشہ	۱۵	۱۹½	۱۲/
۴	مدینہ منورہ	”	”	”	۱۴/
۵	مکہ معظمہ	رنگین نقشہ	۱۲	”	۱۰/
۶	مدینہ منورہ	”	”	”	۱۰/
۷	بیت المقدس	طلائی	۱۵	۱۹½	۱۰/
۸	کل متبرکہ مقامات کا نقشہ	”	”	۳۰	عہ

اسلامی دنیا

بیروت کے جنگی خانہ میں کئی صندوقوں سے
صدہا پستول اور ہزارہا کارتوس کپڑوں کے
تھانوں میں چھپے ہوئے برآمد ہوئے تھے لہذا
آئندہ کے لئے سمرنا سے بیروت تک تمام ساحل
پر نگرانی کنندہ بیڑہ میں بہت سی کشتیاں اور
کئی ایک جہاز بڑھا دیئے گئے ہیں تاکہ ترکی
قابل محصول اسباب اور اسلحہ جنگ چھپوا نہ پہنچ سکیں
ایران میں جہلائے عالم نما کی فتنہ پردازیوں
اور خود غرضیوں سے کہیں کہیں بدامنی و خلاف
ورزی احکام حکام کی خبریں سننے میں آیا کرتی
ہیں ان خرابیوں کے انسداد کی غرض سے عالی
جناب آقا یک معظم نے جناب آب مسین الدولہ کو
تحریر فرمایا ہے کہ علما و اعلام ایران تو اپنی صلح
پسندی و خیر سگالی ملک و ملت کے خیال سے
بجاآوری احکام گورنمنٹ میں ابنائے ملک
کی جیسی چاہئے تائید فرماتے ہیں اور نازیبا
و ناروا حرکات پر سخت نفرت کا اظہار کرتے ہیں
مگر سنا جاتا ہے کہ اکثر مدارس میں بعض جہلانے
بلباس علماء نظم و لایت میں مداخلت بیجا کا ارتکاب
کیا ہے پس اگر یہ خبر صحیح ہو تو فوراً اطلاع دیجائے
تاکہ ان گندم نما جو فروش مفتریوں کی مناسب
گوشمالی عمل میں آنے سے دوسروں کو عبرت ہو
دولت عثمانیہ دمشق و حوران ریلوے لائن کی
خریداری سے متعلق ریلوے کمپنی کے بانی غرض
خط و کتابت کر رہی ہے کہ لائن مذکور کو خرید کر حجاز
ریلوے کے ساتھ ملا دیا جائے۔
روضہ پاک مدینہ منورہ کے اماموں میں سے
ایک امام حضرت کامل آفندی کی تنخواہ پانسو قرش
ماہوار منظور ہو گئی

جاسوسوں کی رپورٹیں

چہارم پنجاب انفنٹری کی ایک جماعت کو سنگکنو
میں ایک ہزار قزاقوں سے سخت مقابلہ کرنا پڑا
میجر براوننگ اور ایک سپاہی مقتول ہوا امداد
فوج بھیجی گئی ہے۔
بوکسبرگ کی فوج کے ۲۰۰۰ سپاہیوں نے
مع گاڑیوں اور رائفلوں کے مقام ہڈلبرگ پر
ہماری اتباع قبول کی۔ لارڈ کچنر تار دیتے ہیں
کہ مختلف جماعتوں نے اور ۲۴۴ سپاہیوں
۲۴۴ رائفلوں۔ گولہ بارود اور گاڑیوں پر قبضہ کیا۔
سینٹ پیٹرز برگ میں یہ خبر شائع ہوئی ہے
کہ روسیوں نے ابتدائی اپریل میں مکڈن کے
شمال مغرب میں ۲ ہزار چینیوں کے کیمپ پر حملہ
کیا۔ اور مکڈن کے سابق گورنر کو گرفتار کیا۔
روسیوں کے ۳۰ آدمی کام آئے۔ ۱۲ ہزار
مسلح چینی ایک اور مقام پر مقیم ہیں۔
کیپ ٹاون میں پولیس اور میلے کے
درمیان فساد ہوا۔ میلے پولیس کو مریض طاعون
کے لیجانے سے روکتے تھے۔
۲۵ تابعدار ڈچ باغیوں نے اسٹائڈ برٹن
پر ہماری فوج کے ساتھ ڈچوں کا مقابلہ کیا۔ نیو
ڈینمارک میں ڈچ بلوہ فرو کرنے میں پولیس کو
مدد دی تین ڈچ گرفتار کئے گئے۔
متفقہ جرمن فوج مہم جسکا ۱۲ ماہ
حال کے تار میں ذکر کیا گیا ہے بلا مقابلہ سرحد
شانسی پر پہنچی اور جنرل ائننگ نے اپنی فوج
کو اس سرحد سے واپس بلا لیا۔
مسٹر ڈیلکاسی سینٹ پیٹرز برگ میں پہنچے
اور روز روز اون کی ضیافتیں ہوتی ہیں آج ایک گھنٹہ
زار کی حضوری میں رہے۔

متفقہ فوج کے ۵۰۰ سپاہی کالگن کرش
سالار شان ہائیکوان سے اس غرض سے روانہ
روانہ ہوئے ہیں کہ اوس گروہ کو سزا دیں جنہوں
نے پنجابیوں پر حملہ کر کے میجر براوننگ کو قتل کیا
ان سپاہیوں نے مذکور گروہ سے مقابلہ کیا
اور ۵۰ آدمی قتل کئے۔ ۲ انگریز۔ ۲ جاپانی
اور ایک فرانسیسی قتل ہوا۔ دشمن پہاڑیوں کی طرف
بھاگ گئے اور متفقہ فوج نے اون کا تعاقب کیا۔ میجر
براوننگ کی لاش کا پتہ لگا۔ ۲ برٹش سپاہیوں نے
۱۶ توپیں شان ہائیکوان کے قریب دفن کی ہوئی
پائیں۔
لارڈ کچنر رپورٹ کرتے ہیں کہ ۱۱۲
سپاہی ۲ توپیں اور ۱۵ ہزار گولے مقام ہوڈسبا
پر ہمارے قبضہ میں آئے۔
جن ولیسی افسروں نے ایک توپ اور گولہ
بارود پر قبضہ کیا اونہیں چینیوں نے کہا کہ ہم تمہیں
دو گاڑی بھر کے چاندی دیتے ہیں۔ تم ہمارے
توپ واپس کر دو اور کسی سے اسکا ذکر نہ کرو۔
سر بنڈن بلڈ کی ایک فوج نے مقام رونڈ میڈیکل
پر قبضہ کیا۔ فوج پایہ تخت کا ۱۳ ماہ حال کا تار
مظہر ہے کہ لیفٹننٹ رباسٹ نے ۱۰۰ ڈچوں کے ساتھ
برٹش اتباع قبول کی۔ جنرل ایلیٹ کی فوج آرینج
کولونی کے شمالی و مغربی اضلاع صاف کر رہی ہے
اور بہت سا سامان رسد اور بہت ڈچوں کو ان کی
فوج نے اپنے قبضہ میں کر لیا ہے۔
کیل فرانکفورٹ کے قریب مقام گریشیم
پر گولہ بارود کے ایک کارخانہ میں آگ لگی ایک سو
آدمی ہلاک ہوئے۔
مسٹر ریڈمنڈ نے ہاؤس آف کامنز میں
سوال کیا کہ گورنمنٹ مصر خالی کرنیکی کوئی تاریخ مقرر
کر چکی یا نہیں۔ لارڈ کرانبورن نے نفی میں اسکا جواب

مسٹر ای ایف جیکب ٹریفک سپرنٹنڈنٹ نارتھ ویسٹرن ریلوے رخصت ۶ ماہ پر گئے مسٹر سی جی کین قائم مقام مقرر ہوئے۔

مسٹر آر ٹی ٹرنبل کونسل والسرائے کے ممبر رشتہ تبدیل ہوئے ہیں ان کی جگہ پر مدراس کے مسٹر ارنڈل صاحب مقرر کئے جائینگے۔

نظام ریلوے کے گارڈ مسمی ڈوبڈسن کو جرم جبراً بے ابرو ... سہ کی ایک سال قید بامشقت کی سزا ہوئی۔

ہندوستان میں کرنسی نوٹوں کے دو تازہ سرکل قائم کئے گئے ایک دہلی کے لئے اور دوسرا کانپور کے لئے ہے۔

یکم اپریل سنہ ۱۹۰۰ سے اخیر فروری سنہ ۱۹۰۱ تک ۱۱۱ ملین ۹ کروڑ ۱۰ لاکھ دس ہزار کا سونا چاندی داخل ہند ہوا۔

مراد آباد کے اردو اخبارات پر وہاں کے جج صاحب نے الزام لگایا کہ دھمکیوں سے مدد حاصل کرنے پر ان کا عام گذارہ ہے۔

فیروز پور میں حادثہ دیگان سے مسٹر ڈاٹسن کی آنکھ کو چوٹ آئی شکر ہے کہ مہلک نہیں پائی گئی۔

کلکتہ میں بوجہ خوف طاعون کے تمام اسکول و کالج دو ماہ کیلئے بند کردینے پڑے۔

گوہاٹی (آسام) میں ایک کالج جاری کیا گیا۔ یہ چیف کمشنر مسٹر کاٹن صاحب کے نام کے ساتھ منسوب کیا گیا ہے۔

سالگذشتہ میں بوجہ قحط کے پنجاب کی مردہ مویشیوں کی پونے پانچ لاکھ من کھالیں باہر بھیجی گئیں۔

ریاست فریدکوٹ میں بھی سررشتہ ڈاک سہولت عامہ کیلئے انگریزی انتظام کے ساتھ ملحق کیا گیا۔

آسام کی خبر ہے کہ وہاں کی آسام بنگال ریلوے کی لکھا ندیرہ شاخ تیار ہو کر جاری کردیگئی۔

سالگرہ شاہ ایڈورڈ ہفتم کی چھٹی ۹ نومبر کو ہوا کریگی بجائے ۲۴ مئی کے جو تاریخ سالگرہ قیصرہ مرحومہ تھی۔

ڈیرہ غازی خاں ڈیرہ دنگائی ریلوے کی قدر ترقی پر ہے دریائے اٹک پر پل بنانا لازم آیا۔ اس پر ۵ لاکھ سے زیادہ خرچ نہ ہوگا۔

سرحدی قوم محسود وزیری کے محاصرہ کو موسم گرما میں جاری رکھنا ہے فوجی تجویزوں کے لئے ایک لاکھ منظور ہوا۔

ضلع کوہاٹ کے موضع بہادر خیل کے باشندوں کی بدعنوانی کے باعث ایک سال کیلئے ابر تعزیری پولیس قایم ہوئی۔

ہفتہ گذشتہ ہند میں قحط کے خیراتی کاموں پر ۶۰ لاکھ سے زیادہ تھے بمبئی میں اور ۲۰۰ ہزار بڑھ گئے۔

دیوان صاحب میسور نے کونسل آئین کا پہلا قانون پاس کیا یہ شکاری جانور اور مچھلی کی حفاظت کے متعلق ہے۔

کپور تھلہ میں انتظام بندوبست جدید سے مالیہ میں ایک لاکھ اضافہ ہوگا۔ قانونی پیشہ کی بیاقتون کی جانچ پڑتال کا حکم ہوا۔

رائے راد ہاکشن بہادر چیف جج کشمیر جون میں طلب ہوکر اپنے عہدہ پر اعزاز سے بحال ہوکر کشمیر کو واپس گئے ہیں۔

جہانسی بارہ میں ۱۹ تاریخ کو طاعون سے ایک موت ہوئی یہ مریض للت پور سے براہ جنگ پیار آیا تھا۔

ہندوستان کی مختلف والنٹیر فوجوں کی امداد کیلئے سال رواں میں گورنمنٹ ہند نے ... ہزار روپیہ منظور کیا۔

مولوی حسن علی ظفر و نظام سے ملک بدر کئے گئے۔ پہلے فنانشل سکریٹری حضور نظام تھے اور کمشنری بندوبست پر تنزل ہوئے۔ یہ رہنے والے اٹاوہ کے ہیں۔ نواب مہدی علی (محسن الملک) کے رشتہ دار ہیں۔ یہ بھی پہلے دکن میں ملازم تھے۔

خان بہادر مرزا شجاعت علی بیگ صاحب کے فرزند محمد نیات (کانون) کی انجینیری تعلیم کے لئے لندن گئے ہیں۔

مسٹر گیٹ جدید سشن جج ڈاکہالی نے وہاں کے انتظام پولیس و اگر نگیہ کو سخت ابتر بتلایا اور کہا کہ نائب ناظر مقرر کیا جائے۔

جنوبی افریقہ سے جنرل بکر میکلڈ ہند واپس آکر کوئٹہ و سرکٹ کی کمان لینگے۔ جنرل ہارٹ بجائے اون کے وہاں جائینگے۔

دہلی اور کانپور کے کرنسی نوٹوں کے حلقے قائم کرنے کی بات ہنوز غور طلب ہے۔ منظور نہیں ہوا ہے۔

طاعونی شکار

تاریخ	مبتلاء طاعون	اموات طاعونی	اموات کل امراض
۲۱ اپریل	۶۶	۶۲	۱۹۸
۲۲ ؍ ؍	۶۲	۶۷	۲۱۵
۲۳ ؍ ؍	۶۰	۴۵	۱۴۳
۲۴ ؍ ؍	۷۸	۴۹	۱۴۲
۲۵ ؍ ؍	۸۱	۴۹	۱۸۱
۲۶ ؍ ؍	۶۸	۶۱	۱۹۰
۲۷ ؍ ؍	۴۸	۴۴	۲۱۸

مطبع حمیدی کرافرڈ مارکیٹ بمبئی بہشتی بازار میں حکیم محمد عبد الحمید فرخ دہلوی مالک و اڈیٹر کے اہتمام سے چھپکر شایع ہوا